پاکستان میں ساس اور بہو کے تعلقات

دنیا کے تقریباً سبھی معاشروں میں ایک عمومی تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ شادی کے بعد چونکہ بیٹا اپنی نئی نویلی دلہن سے اپنی ماں کے مقابلے میں زیادہ قریب ہو جاتا ہے لہذا بیٹے کی ماں یعنی ساس اپنی بہو کے بارے میں منفی جذباتی اثرات قبول کر لیتی ہے۔اس بات میں کافی حد تک صداقت ہے مگر بچوں کی پیدائش کے بعد یہ صورتحال کافی حد تک بدل جاتی ہے اور ساس اور سسر دونوں اپنے پوتوں پوتیوں سے محبت کرتے ہیں اور بہو کے بارے میں منفی جذباتی رجحانات کم ہوتے جاتے ہیں۔بچوں کی پیدائش کے بعد میاں بیوی بھی اپنے نومولود بچوں کو زیادہ وقت دیتے ہیں۔اسی طرح جب بہو خود ماں بنتی ہے تو اپنی ساس سے اس کی جذباتی کشیدگی کم ہونے لگتی ہے۔

ساس اور بہو کے تعلقات کو ہمیشہ منفی انداز سے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ساس اور بہو کے درمیان تعلقات کی نوعیت کو جاننے کے لیے دنیا کی سب سے پہلی تحقیق {جو ۱۹۵۴ میں ہوئی} سے لے کر اب تک اکثر محققین نے اپنی مغربی تحقیقات میں ساس اور بہو کے درمیان تعلقات کی نوعیت کو منفی بتایا ہے۔یہی تاثر ہمیں فلموں اور ٹی وی ڈراموں سے بھی ملتا ہے جس میں ہمیشہ ہی ساس اور بہو کو ایک دوسرے کا دشمن بنا کر دکھایا جاتا ہے اور خصوصاً ساس کو ایک ظالم خاتون کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔مغربی تحقیقات کے مطابق ساس اور بہو کے درمیان ہونے والی کشیدگی سے ساس اور بہو دونوں کی نفسیاتی حالت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔مشرقی معاشروں میں ساس کا رتبہ بہو سے زیادہ عظیم سمجھا جاتا ہے اور اکثر بہو ساس کے تابع ہوتی ہے۔مشرقی معاشروں میں ساس اور بہو کے تعلقات کی نوعیت کو جانچنے کے لیے بہت ہی کم تحقیق ہوئی ہے۔میں نے پاکستان میں دو سو سترہ ساسوں اور دو سو تئیس بہوئوں پر ایک تحقیق کی اور ساس اور بہو کے درمیان تعلقات کی نوعیت کو جاننے کی کوشش کی۔نتائج کے مطابق پاکستان میں ساس اور بہو کے تعلقات کی نوعیت انتہائی مثبت ہے۔ساسیں اپنی بہوئوں سے اسی فیصد خوش جب کہ بہوئیں اپنی ساسوں سے ستتر فیصد مطمئن ہیں۔اسی تحقیق سے ایک اور بات یہ سامنے آئی کہ جتنی ساس کی تعلیمی قابلیت کم ہو گی اتنا ہی اس کے اپنی بہو سے تعلقات زیادہ خوشگوار ہوں گے۔اس تحقیق کی روشنی میں میں نے ساس اور بہو کے ایک دوسرے سے تعلقات کو جاننے کے لیے دو ٹسٹ بھی وضع کیے جو اردو میں ہیں اور میری ویب سائٹ پر مفت دستیاب ہیں۔